© rasailojaraid.com

مولانا ولی خان المظفر *

ترجمہ: مشتاق علی طارق

گوانٹانامو

جہاں جنیوا کنونشن کا جنازہ نکالا جارہا ہے

یہ بات اب کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ اقوام متحدہ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ' عالمی بینک جنیوا معاہدے اور ایٹمی اسلحے پر پابندی کے معاہدے (C-T-B اور N-P-T) صرف مسلمانوں کے خلاف یہود و نصاریٰ کی جنگی چالیں ہی نہیں بلکہ مکروفریب کے وہ جال ہیں' جو امت محمدیہ ﷺ کو شکار کرنے کے لئے بڑی ہوشیاری سے بچھائے گئے ہیں ان کے کانفرنس ایجنڈے اور معاہدے دھوکہ دہی' سراب اور عیاری کے سوا کچھ بھی نہیں' اس کی تائید بڑی طاقتوں کے بین الاقوامی معاہدوں' تجاویز اور اقوام متحدہ کے منشور کی سراسر مخالفت سے ہوتی رہتی ہے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے بہت پہلے ارشاد فرمایا۔ (یقولون بافواھھم مالیس فی قلوبھم) (الآیۃ)

کشمیر' چیچنیا' بوسنیا اور افغانستان کے حالات آپ کے سامنے ہیں' یہاں خون کے سیلاب اور ظلم وستم کی کتنی آندھیاں چل رہی ہیں؟ اور ایسا کب تک ہوتا رہے گا؟ کتنی عورتوں کی بے حرمتیاں کی گئیں؟ کتنے معصوم بچوں اور ضعیف بوڑھوں پر ظلم کے پہاڑ توڑے گئے؟ اور کتنے مردوں اور پردہ نشین عورتوں کے حقوق کو برباد کیا گیا جن کا کسی بھی قسم کے جرم سے دور کا واسطہ بھی نہ تھا؟ انتہائی افسوس کی بات یہ ہے کہ اس تمام تر ظلم وستم کے باوجود بھی وہ دشمنوں کے پنجے سے آزادی حاصل نہ کرسکے اور نہ ہی بین الاقوامی کسی قانون نے ان کو حق خود ارادیت دیا۔ اس کے برعکس آپ مشرقی تیمور کو دیکھیں کہ انہوں نے بغض وعداوت کی بنا پر ایک مسلم ملک (انڈونیشیا) سے آزادی کی آواز بلند کی ہی تھی کہ کفریہ طاقتیں سرگرم ہوگئیں اور دوسرے ہی دن دنیا کے نقشے پر ایک آزاد اور بااختیار نصرانی مملکت وجود میں آگئی۔

آپ اسرائیل کو لیجئے کہ جس کا ارض فلسطین کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں تھا' جی ہاں وہ فلسطین جو پاک پیغمبروں کی سرزمین ہے جو معراج کی سرزمین ہے جس کو دنیا کے اندر ارض مقدس کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ مگر جب ان کفریہ طاقتوں نے چاہا کہ وہاں پر شیاطین الانس یہودیوں کو آباد کرائیں تو ان کی آشیرباد سے ارض مقدس پر اسرائیل کے

© rasailojaraid.com

* نائب مدیر ''الفاروق'' عربی

© rasailojaraid.com

نام سے ایک یہودی مملکت وجود میں آ گئی ، ان طاقتوں نے اپنے آپ کو یہودیوں کے فطری شر و فساد سے بچا۔
لئے یہ کیا کہ دنیا کے مختلف نصرانی ممالک میں منتشر یہودیوں کو لا کر یہاں آباد کرانا شروع کر دیا۔ نوبت یہاں
پہنچی ہے کہ یہودی فلسطین کے اندر جو بھی فتنہ فساد کرنے رہیں وہ ملکی سلامتی کے زمرے میں آتا ہے اور اگر فلسطین
مسلمان کوئی آواز اٹھائیں تو پوری دنیا اس کو دہشت گردی کا نام دے دیتا ہے حالانکہ یہودیوں کے مقابلے میں
مسلمان نہتے ہیں وہ یہودیوں کے میزائلوں ٹینکوں ، توپوں اور بموں کا مقابلہ غلیلوں اور پتھروں سے کرتے
کے باوجود بھی عالمی سطح پر امن و آشتی کے نام پر چیخنے چلانے والوں کی عقلوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں۔

آج فلسطین کے بچوں بوڑھوں مردوں اور عورتوں کو قتل کیا جا رہا ہے ان کے مکانات مسمار کیے جا رہے
ان کی بستیوں کو اجاڑا جا رہا ہے ان کی مساجد کو شہید کیا جا رہا ہے اور ان کو اپنے آبائی وطن سے دیس نکالا دے کر
نسلی تطہیر کی جا رہی ہے۔ ...... دوسری طرف بوسنیا میں جو وحشت و بربریت کا طوفان بدتمیزی برپا کیا گیا ، مسلمانوں
مختلف انواع کے مظالم ڈھائے گئے ، باپردہ مسلمان خواتین کی جو عزتیں لوٹی گئیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ مظلوم مسلمانوں
سے نفرت اور ظالم عیسائیوں کیساتھ مل کر یو این او کی افواج نے جو نہایت جانب دارانہ رویہ اختیار کیا اسے تاریخ
آنکھ نے لمحہ بہ لمحہ محفوظ کر لیا ہے

مذکورہ بالا حقائق کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ماضی میں بین الاقوامی معاہدوں اور قوانین نے امت مسلمہ
کو کبھی بھی ذرہ برابر فائدہ نہیں پہنچایا تو ہم مستقبل میں ان سے فائدے کی کیسے امید رکھ سکتے ہیں جب کہ قرآن حکیم
ہمیں آج سے چودہ سو سال پہلے بتا دیا تھا۔ (فقاتلوا ائمة الكفر انهم لا ايمان لهم) (الاية)

اور آج بھی ان کے غیر معتبر ہونے کی واضح مثال کیوبا کے جزیرے گوانتانامو کے قیدی ہیں جہاں بین
الاقوامی دساتیر اور مہذب و ترقی یافتہ کہلانے والے ممالک کے قوانین کو ایسے ہی پامال کیا گیا ہے اور کیا جا رہا ہے جیسے کہ
امریکی اور اتحادی افواج نے افغانستان میں مظلوموں کے حقوق بالخصوص بے گناہوں کے حقوق کو روندا ہے۔

یہاں ہم جنیوا معاہدے کی چند دفعات کا ذکر کرتے ہیں جو جنگی قیدیوں کے متعلق ہیں تاکہ ان کا قولی و فعلی
تضاد واضح ہو جائے۔

دفعہ نمبر 4۔ دوران جنگ یا بعد تک حربی قوتوں کے شکنجے میں قید کوئی شخص جنگی قیدی کہلائے گا۔ محدود معنوں میں وہ
شخص جو منظم طور پر فوج سے تعلق رکھتا ہو۔ وسیع معنوں میں وہ گوریلے اور عام شہری جو دشمن کے خلاف مسلح انداز میں
برسر پیکار ہوں ، جنگی قیدی کے زمرے میں آتے ہیں۔

دفعہ نمبر 12۔ جنگی قیدی کو تحویل میں رکھنے والی قوت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اخراجات پر اس کا علاج کرائے۔

دفعہ نمبر 13۔ جنگی قیدی کے ساتھ ... انسانی سلوک روا رکھا جانا چاہیے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دفعہ نمبر 15۔ اگر جنگی قیدی بیمار یا زخمی ہو تو تحویل میں رکھنے والی قوت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اخراجات پر اس کا علاج کرائے۔

دفعہ نمبر 16۔ علاج اور دیگر امور کے حوالے سے ناروا سلوک نہ رکھا جائے بلکہ اسی نوعیت کی تیکنیکی اور طبی سہولیتیں ہم کو نی ناگزیر ہوں گی۔ جو تحویل میں رکھنے والی قوت اپنے فوجیوں کو فراہم کرتی ہے۔

دفعہ نمبر 22۔ کے لحاظ سے قیدیوں کی صحت کو مدنظر رکھتے ہوئے رہنے کے لئے صاف اور کشادہ جگہ فراہم کی جانی چاہیے اور انہیں کوٹھریوں میں ہرگز نہیں رکھنا چاہیے۔

دفعہ نمبر 25۔ بلکہ اگر ہو سکے تو ان کو رہائش کے باقاعدہ کوارٹر مہیا کئے جائیں۔

دفعہ نمبر 26۔ کے تحت جنگی قیدیوں کو مناسب مقدار میں غذا دی جانی چاہیے اور تمباکو نوشی کے عادی قیدیوں کو اس کی اجازت دی جانی چاہیے کہ وہ تمباکو نوشی کر سکیں۔

دفعہ نمبر 27۔ کے مطابق دیگر بنیادی ضرورتوں میں جنگی قیدیوں کے کپڑوں، جوتوں اور زیر جامہ کا خیال رکھا جانا چاہیے۔

دفعہ نمبر 28۔ کے مطابق جنگی قیدیوں کے ہر کیمپ میں کینٹین کی سہولت مہیا ہونی چاہیے۔

دفعہ نمبر 41۔ کے مطابق ہر قیدی کیمپ میں جنیوا کنونشن کا متن، ضمیمے اور کوئی دوسرا معاہدہ جو قیدیوں سے سلوک کے واسطے سے ہو قیدیوں کو سمجھ میں آنے والی زبان مین موجود ہونا چاہیے تا کہ وہ اپنے لئے بنائے گئے بین الاقوامی قوانین کا مطالعہ کر سکیں۔

دفعہ نمبر 77۔ کے تحت جنگی قیدیوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے مقدمات کے سلسلے میں وکلا سے بالمشافہ ملاقات کریں اور تحویل میں رکھنے والی ریاست کی یہ ذمہ داری ہے کہ قیدیوں کو یہ سہولت فراہم کرے۔

مذکورہ بالا تمام دفعات معاہدہ جینوا کا حصہ ہیں جو اقوام متحدہ کے دستور میں شامل ہے امریکہ اور اس کے تمام حلیف ہمیشہ اس تنظیم کے قوانین معاہدوں اور فیصلوں کو رکن ممالک میں نافذ کرنے کے لئے ڈھنڈورے پیٹتے رہتے ہیں لیکن خود عمل کے لحاظ سے صرف صفر ہی نہیں بلکہ انہیں روند ڈالنے میں کوئی کسر روا نہیں رکھتے !!! ان دفعات میں سے ایک ایک کو لے کر پڑھئے اور پھر میڈیا میں کیوبا کے قیدیوں کے احوال کا مطالعہ و مشاہدہ فرمائیے۔ اندازہ ہو گا کہ ان استعماری قوتوں کے قول و عمل میں کتنا بڑا زمین و آسمان کا تفاوت ہے۔!!!

موجودہ حالات میں ہم نیویارک اور واشنگٹن مین ہونے والے دھماکوں کے بعد کے واقعات کو دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ امریکہ پر اپنے تکبر اور غرور کے زعم میں ایک جنون سوار ہو چکا ہے اس نے افغانستان جیسے پسماندہ، مصیبت زدہ اور غریب ترین ملک پر بغیر کسی دلیل کے حملہ کیا اور ہر قسم کے ہتھیار چاہے وہ کیمیاوی ہوں یا غیر کیمیاوی استعمال کئے اور دوران جنگ بنی نوع انسان میں کوئی بھی تمیز نہ کی اور نہ ہی عسکری مقامات اور مساجد اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسپتالوں میں کوئی فرق ملحوظ خاطر رکھا بلکہ اندھا دھند بمباری جاری رکھی۔ دوران جنگ تسلیم ہونے والے افراد کو قیدی بنایا اور تین سو کے لگ بھگ قیدیوں کو انتہائی بدتر حالت میں گوانتانامو جزیرے پر منتقل کر دیا۔ امریکیوں نے ان قیدیوں کے پیروں میں بیڑیاں ڈالیں ان کی داڑھیوں کو مونڈا اور ان کے ہاتھوں کو پشت کی طرف سے باندھ دیا ان آنکھوں پر کالی پٹیاں باندھ کر ان پر کالی عینکیں چڑھا دیں ان کے کانوں کو روئی سے بھر دیا اور پھر ان کو ایسے پنجروں میں رکھا جو طول و عرض میں بھی ان سے چھوٹے ہیں۔

کیا یہ سب کچھ بین الاقوامی قوانین اور معاہدوں کی صریح خلاف ورزی نہیں؟ بالخصوص جینوا کنونشن کے لیکن غصہ جنون میں تبدیل ہو چکا ہے جہاں عقل کی کوئی قیمت نہیں رہتی۔ پاگل پن کی دلدل میں تمام قاعدے کلیے اخلاق اقدار بین الاقوامی قوانین معاہدے اور دساتیر ذبح کر دیئے گئے ہیں اور ان تمام معاہدوں کی دفعات اور شقیں کسی بھی معنی اور مقصد سے کھوکھلی ہو کر رہ گئیں۔ آج کے دن انسانی حقوق کی رٹ لگانے والا آج انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں میں سب پر سبقت لے گیا جو نہ تو انسانی حقوق کی ابجد سے واقف ہے اور نہ ہی رحم و نرمی جیسے الفاظ اس کی لغت میں ہیں گیارہ ستمبر کے واقعات کے بعد اس دنیا میں جنگل کا قانون چل رہا ہے جہاں جو جتنا خون خوار ہوتا ہے اس کا اتنا ہی راج ہوتا ہے۔ فالی اللہ المشتکی۔

قدیم فضلاء کا امتحان

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ ۲۷ ربیع الاول ۱۴۲۳ھ بمطابق ۹ جون ۲۰۰۲ء بمقام مرکزی دفتر وفاق المدارس ملتان میں قدیم فضلاء کے امتحان کے سلسلہ میں متفقہ طور پر طے پایا کہ ۱۴۱۵ھ یا اس سے پہلے کے فضلاء کیلئے ۴۔ اگست ۲۰۰۲ء بروز اتوار مرکزی دفتر وفاق المدارس میں امتحان ہوگا اور سوالیہ پرچہ صحاح ستہ سمیت شہادۃ العالمیہ کی تمام کتب پر مشتمل ہوگا تاہم حسب سابق ایک پرچہ ہوگا۔ شرائط داخلہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ امیدوار جس مدرسہ کا فارغ التحصیل ہو وہ "وفاق" سے ملحق ہو اور "وفاق" کے ریکارڈ میں نیک نامی رکھتا ہو۔
۲۔ مدرسہ کے ریکارڈ کے مطابق سند صحیح ہو اور دورہ حدیث شریف کی باقاعدہ تعلیم اور امتحان کے بعد جاری کی گئی ہو۔
۳۔ اس سند کے صحیح ہونے کی تصدیق متعلقہ مدرسہ کے مہتمم، شیخ الحدیث، صدر مدرس یا ناظم تعلیمات نے کی ہو نیز ان کی تصدیق بلا تاخیر وکن عاملہ یا مسئول بھی کریں۔
۴۔ داخلہ فیس-/2000 روپے ناقابل واپسی ہوگی اور فارم داخلہ کے ساتھ جمع کرانا لازمی ہوگی۔
۵۔ درخواست داخلہ مرکزی دفتر "وفاق" کے پتہ پر بھیجی جائے
۶۔ داخلہ کی آخری تاریخ ۲۰ جولائی ۲۰۰۲ء ہوگی۔

واضح رہے کہ اگر قدیم فاضل کا تعلق کسی غیر ملحق مدرسہ سے ہے تو اس مدرسہ کیلئے امیدوار کی درخواست بھجوانے سے قبل "وفاق" کے ساتھ اپنا الحاق منظور کروانا لازمی ہے۔

(مولانا) محمد حنیف جالندھری
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

© rasailojaraid.com